امام ابو عمرو حفص بن سلیمان کوفی

از :- محمد الیاس الاعظمی ایم ۔ اے

قرن اول میں جن ائمہ کرام نے علم قرأت کے چراغ روشن کیے ان میں امام حفص بن سلیمان کا نام سر فہرست ہے ان کا شمار اقلیم علم قرأت کے تاجداروں میں ہوتا ہے ان کی تگ و دو محنت و جانفشانی اور اخلاص و للّٰہیت سے ان کے طرز قرأت نے وہ قبول عام حاصل کیا کہ آج پورے عالم اسلام میں قرآن مجید انھیں کے طرز قرأت اور لب و لہجے سے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔
مولانا قاری شاہ محمد حسین چشتی لکھتے ہیں :۔

"ان کی روایت بلاد مغرب کے علاوہ تمام ملک عرب و عجم میں خصوصیت کے ساتھ رائج ہے اور برصغیر ہند و پاک میں بھی یہی روایت پڑھی جاتی ہے اور یہ قبولیت خداداد ہے کہ صدیاں گذر گئیں مگر آج بھی مکاتب و مدارس میں صرف روایت حفص پڑھائی جاتی ہے اور روئے زمین پر ایک ہزار حفاظ میں سے تقریباً نوسو ننانوے کو صرف یہی روایت حفص یاد ہے ایسا شاید کوئی نہ ہو جس نے یہ روایت نہ پڑھی ہو۔"

امام حفصؒ نے اپنے عہد کے یکتائے روزگار تابعی اور امام القرا امام عاصم بن بہدلہ کوفی سے قرأت قرآن کی تحصیل و تکمیل کی اور مدۃ العمر اس کی ترویج و ترقی اور نشر و اشاعت میں مصروف رہے، محمد بن سعید العوفی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ :

"حفص بن سلیمان لو رأیت لقرت عیناک فهماً و علماً"۔ [1]

امام حفص بن سلیمان کو اگر تم دیکھتے تو ان کے علم و فہم کی وجہ سے تمہاری نگاہیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۰۔

نام و نسب :

حفص نام، ابو عمرو کنیت اور شجرۂ نسب حسب ذیل ہے:۔

ابو عمرو حفص بن سلیمان بن المغیرہ ابو عمر بن ابی داؤد اسدی کوفی۔ [1]

اپنے نام حفص اور حفیص سے مشہور ہوئے[2] امام القراء امام عاصم کوفی کے پروردہ اور ان کی بیوی کے لڑکے ہیں استاد اور شاگرد دونوں بنو اسد کے آزاد کردہ غلام تھے [3]

قاری ابو الحسن اعظمی نے انھیں امام عاصم کا متبنٰی بتایا ہے[4]۔ جو صحیح نہیں ہے بلکہ وہ ان کی بیوی کے پہلے شوہر کے لڑکے تھے جن کو امام عاصم نے پالا تھا جیسا کہ علامہ جزریؒ اور صاحب معجم الادبار نے اس کی تصریح کی ہے وہ لکھتے ہیں:۔

" وکان ربیب عاصم ابن زوجۃ"[5] امام حفصؒ امام عاصم کی گود میں پلے تھے اور وہ ان کی بیوی کے پہلے شوہر کے لڑکے تھے۔

ولادت و وطن اور تعلیم !

امام حفص بن سلیمانؒ ۹۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے[6] اور یہی کوفہ ان کا وطن بھی ہے

امام ابو عمرو حفص بن سلیمان نے امام عاصم بن بہدلہ کوفی سے قرأت قرآن کی تعلیم حاصل کی اور اس فن میں بڑی مہارت و صلاحیت پیدا کی علامہ جزری فرماتے ہیں:

کان اعلم اصحاب عاصم بقرأۃ عاصم [7]"

---

[1] معجم الادبار ج ۴ ص ۱۱۸ و کتاب الاستکمال ص ۱۰۱ و شجرۂ سبعہ قرأت ص ۱۹۔

[2] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۰ و تقریب التہذیب ص ۷۷۔

[3] میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۶۱۔

[4] علم قرأت اور قرار سبعہ ص ۱۰۱۔

[5] النشر ص ۱۵۶ بحوالہ ماہنامہ دار العلوم دیوبند مارچ ۸۳ء ص ۴۳ و معجم الادبار ج ۴ ص ۱۱۸۔

[6] معجم الادبار ج ۴ ص ۱۱۸۔

[7] ایضاً و النشر ص ۱۵۶۔

امام حفص امام عاصم کوفی کے تلامذہ میں قرأت عاصم کے سب سے زیادہ واقف کار تھے۔

بعد ازاں بغداد[1] جانے اور تحصیل علم کے بعد مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کرنے کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے قیاس ہے کہ یہ سفر بھی حصول علم ہی کے سلسلے میں رہا ہوگا۔ پھر امام حفص بن سلیمان اپنے عہد کے ماحول و دستور کے مطابق علم حدیث کے حصول میں مشغول ہوئے بعد ازاں خود ان سے علم حدیث کا اکتساب طالبین نے کیا۔ حدیث میں ان کے مقام و حیثیت پر مختلف آراء ہیں امام دانی اور امام وکیع نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے:

"کان ثقة اخرج النسائی حدیث فی مسند علی متابعة۔" [2] امام حفص ثقہ تھے نسائی نے مسند علی میں ان کی حدیث تائیداً نقل کی ہے۔

لیکن اور ائمہ حدیث کے نزدیک وہ قابل جرح ہیں چنانچہ امام بخاری و مسلم کا بیان ہے کہ حفص بن سلیمان محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہیں [3]

ان کی مروی احادیث کو ضعیف کہا گیا ہے حاکم نے ان کو ذاهب الحدیث اور ابن خراش نے متروک یضع الحدیث لکھا ہے ابن المدینی ابو ذرعہ ابن ابی حاتم امام نسائی اور امام دارقطنی نے بھی ضعیف الحدیث کہا ہے [4]۔ امام نسائی فرماتے ہیں:

"لیس بثقة ولا یکتب حدیثه۔" [5] ثقہ نہیں ہیں اور ان کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔

---

[1] کتاب التبصرہ ص ۱۸۳۔

[2] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۲ و تقریب التہذیب ص ۷۷۔

[3] ایضاً و تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱۔

[4] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱ و میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۶۱۔

[5] " " ج ۲ ص ۴۰۱۔

امام ابن حبان کا بیان ہے کہ :-

"یقلب الاسانید ویرفع المراسیل حکی ابن الجوزی فی الموضوعات" [1]

حفص سندوں میں الٹ پھیر کر دیتے ہیں اور مرسل روایتوں کو مرفوع روایت کرتے ہیں یہ بات علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں بیان کی ہے۔

ساجی کا بیان ہے کہ :-

"حفص ممن ذهب حديثه عنده مناكير" [2]

حفص ان لوگوں میں سے ہیں جن کے پاس حدیث کا سرمایہ نہیں ہے بلکہ قابل انکار روایتیں ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

"یحدث عن سماك وغيره احاديث بواطيل" [3]

حفص سماک وغیرہ سے باطل روایات نقل کرتے ہیں۔

صالح بن محمد کا بیان ہے کہ :

"لا یکتب حدیثه واحادیثه کلها مناکیر" [4] ان کی بیان کردہ روایتوں کو محدثین کے یہاں ضبط تحریر میں نہیں لایا جاتا وہ سب منکر ہیں۔

ان روایتوں کی وجہ سے طبقہ محدثین میں ان کا مقام و مرتبہ متنازع ضرور رہا مگر فن قرأت میں ان کے علوئے مرتبت پر سب متفق ہیں اور دراصل یہی فن ان کے لئے سرمایۂ افتخار ثابت ہوا۔

اساتذہ و شیوخ :

امام حفص بن سلیمان نے امام عاصم کوفی کے علاوہ بھی متعدد شیوخ سے اکتساب فیض

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱۔

[2] ایضاً ص ۴۰۲۔

[3] ایضاً ص ۴۰۲۔

[4] ایضاً ص ۴۰۲۔

کیا ان میں بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

عاصم الاحول، عبدالملک بن عمیر، لیث بن ابی سلیم، کثیر ابن شنظیر، اسحاق السبیعی، کثیر بن زاذان، قیس بن مسلم، علقمہ بن مرثد، محارب بن دثار، وغیرہ [1]

تلامذہ !

امام حفص بن سلیمان کوفی نے ایک مدت تک قرأت قرآن کا درس دیا ان سے اکتساب فیض کرنے والوں کے نام یہ ہیں :

ابو محمد عبید بن صباح بن صبیح کوفی، ابو شعیب صالح بن محمد القواس، حفص بن غیاث، علی بن عیاش، آدم بن ابی ایاس، علی بن حجر، ہشام بن عمار، محمد بن حرب خولانی، علی بن یزید الصدائی، صبیرہ التمار، عمر بن الصباح وغیرہ [2]

فن قرأت میں علوئے کمال و قبولیت :

امام حفصؒ اگرچہ مختلف النوع خصوصیات کے حامل تھے تاہم ان کا اصل طغرائے امتیاز فن قرأت ہی تھا جیسا کہ اوپر گذرا دنیا بھر میں انہی کی قرأت پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ اور دیگر ائمہ کبار نے انہی کی قرأت کو اختیار کیا چنانچہ آج بھی اختلاف مسلک و مشرب کے باوجود بلاد اسلامیہ کی اکثریت اور بالخصوص برصغیر ہند و پاک کے مسلمان انھیں کی قرأت پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

امام حفص کی قرأت کو مورخین اور تذکرہ نگاروں نے صحیح ترین روایت قرار دیا ہے اس سے فن قرأت میں ان کی بلند پایگی کا اندازہ ہوتا ہے اور بحیثیت امام قرأت ان کے مرتبہ بلند کی شہادت ملتی ہے علامہ ذھبیؒ کا بیان ہے کہ "قرأۃ میں ثقہ ثبت اور ضابط تھے امام رفائیؒ کا بیان ہے کہ :-

"کان حفص اعلمھم بقرأۃ عاصم" [3] امام حفص قرأت عاصم کے زیادہ واقف کار تھے۔

---

[1] ایضاً ص ۴۰۰ وتقریب التہذیب ص ۷۷۔

[2] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱ و میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۶۱۔

[3] کتاب التبصرہ ص ۱۸۳۔

امام ابن حبان کا بیان ہے کہ :-

"یقلب الاسانید و یرفع المراسیل وحکی ابن الجوزی فی الموضوعات ۔ا

حفص سندوں میں الٹا پھیر کر دیتے ہیں اور مرسل روایتوں کو مرفوع روایت کرتے ہیں یہ بات علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں بیان کی ہے۔

ساجی کا بیان ہے کہ :-

"حفص ممن ذھب حدیثه عندہ مناکیر" ؎۲

حفص ان لوگوں میں سے ہیں جن کے پاس حدیث کا سرمایہ نہیں ہے بلکہ قابل انکار روایتیں ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

"یحدث عن سماك وغیرہ احادیث بواطیل" ؎۳

حفص سماک وغیرہ سے باطل روایات نقل کرتے ہیں۔

صالح بن محمد کا بیان ہے کہ :

"لایکتب حدیثه واحادیثه کلها مناکیر" ؎۴ ان کی بیان کردہ روایتوں کو محدثین کے یہاں ضبط تحریر میں نہیں لایا جاتا وہ سب منکر ہیں۔

ان روایتوں کی وجہ سے طبقہ محدثین میں ان کا مقام و مرتبہ متنازع ضرور رہا مگر فن قرأت میں ان کے علوئے مرتبت پر سب متفق ہیں اور دراصل یہی فن ان کے لئے سرمایۂ افتخار ثابت ہوا۔

اساتذہ وشیوخ :

امام حفص بن سلیمان نے امام عاصم کوفی کے علاوہ بھی متعدد شیوخ سے اکتساب فیض

؎۱ تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱۔

؎۲ ایضاً ص ۴۰۲۔

؎۳ ایضاً ص ۴۰۲۔

؎۴ ایضاً ص ۴۰۲۔

کیا ان میں بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

عاصم الاحول، عبدالملک بن عمیر، لیث بن ابی سلیم، کثیر ابن شنظیر، اسحاق السبیعی، کثیر بن زاذان، قیس بن مسلم، علقمہ بن مرثد، محارب بن دثار، وغیرہ ؎۱

تلامذہ:

امام حفص بن سلیمان کوفی نے ایک مدت تک قرأت قرآن کا درس دیا ان سے اکتساب فیض کرنے والوں کے نام یہ ہیں:

ابو محمد عبید بن صباح بن صبیح کوفی، ابو شعیب صالح بن محمد القواس، حفص بن غیاث علی بن عیاش، آدم بن ابی ایاس، علی بن حجر، ہشام بن عمار، محمد بن حرب خولانی، علی بن یزید الصدائی، ھبیرہ التمار، عمر بن الصباح وغیرہ ؎۲

فن قرأت میں علوئے کمال و قبولیت:

امام حفصؒ اگرچہ مختلف النوع خصوصیات کے حامل تھے تاہم ان کا اصل طغرائے امتیاز فن قرأت ہی تھا جساکہ اوپر گذرا دنیا بھر میں انہی کی قرأت پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ اور دیگر ائمہ کبار نے انہی کی قرأت کو اختیار کیا چنانچہ آج بھی اختلاف مسلک ومشرب کے باوجود بلاد اسلامیہ کی اکثریت اور بالخصوص برصغیر ہند و پاک کے مسلمان انہیں کی قرأت پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔

امام حفص کی قرأت کو مورخین اور تذکرہ نگاروں نے صحیح ترین روایت قرار دیا ہے اس سے فن قرأت میں ان کی بلند پائیگی کا اندازہ ہوتا ہے اور بحیثیت امام قرأت ان کے مرتبہ بلند کی شہادت ملتی ہے علامہ ذہبیؒ کا بیان ہے کہ "قرأۃ میں ثقہ ثبت اور ضابط تھے امام رفاعی کا بیان ہے کہ:

"کان حفص اعلمھم بقرأۃ عاصم" ؎۳ امام حفص قرأت عاصم کے زیادہ واقف کار تھے۔

؎۱ ایضاً ص ۴۰۰ وتقریب التہذیب ص ۷۷۔

؎۲ تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۱ و میزان الاعتدال ج ۱ ص ۲۶۱۔

؎۳ کتاب التبصرہ ص ۱۸۳۔

علامہ جزری فرماتے ہیں :

وافسوا الناس دھرا۔ ؎۱ امام حفص اپنے زمانہ کے سب سے بڑے قاری تھے ۔

امام وکیع فرماتے ہیں :

واما القرأة فھو فیھا ثبت بالاجماع۔ ؎۲

امام حفص فن قرأت میں متفقہ طور پر قابل اعتبار ہیں ۔

صاحب دائرہ معارف اسلامیہ نے لکھا ہے :۔

ان کی شہرت کا دارو مدار اس قرأت پر ہے جو انہوں نے اپنے کوفی استاد (عاصم) سے جن کے وہ داماد تھے حاصل کی تھی موخر الذکر کی وفات اور بغداد کی تاسیس کے بعد وہ دارالخلافہ میں مقیم ہوگئے جہاں ان کے بہت سے شاگرد تھے پھر اپنے خسر کی قرأت کی ترویج و اشاعت کی جس میں شعبہ بن عیاش (م ۱۹۴ھ / ۸۵۹ء) کا حصہ تھا لیکن حفص کو زیادہ مستند خیال کیا جاتا ہے اور ان کی مساعی سے جو سلسلہ قرأت منقول ہوتا چلا آیا ہے اسی کو قرآن مجید کے اس نسخے کے متن متعین کے لئے انتخاب کیا گیا جو ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں شاہ فواد کی سرپرستی میں قاہرہ میں شائع ہوا اور جسے عہد حاضر میں مستند ترین تصور کیا جاتا ہے BLACHERE (INTROD. AU. CORAN) پیرس ۱۹۴۷ء ص ۱۳۴ تا ۱۳۵) نے اس کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مستقبل میں ملت اسلامیہ غالباً صرف اسی قرأت کو تسلیم کرنے لگے جو حفص کے واسطے سے ہم تک پہونچی ہے ؎۳

حفظ و ثقاہت :

امام ابو عمرو حفص بن سلیمان کی قوت حفظ و ضبط بے مثل تھی علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں :۔

" امام فی القرأة فثقة ثبت ضابط بخلاف حالہ فی الحدیث " ؎۴

؎۱ النشر ص ۱۵۶۔

؎۲ تقریب التہذیب ص ۷۷ ۔

؎۳ دائرہ معارف اسلامیہ ج ۸ ص ۴۲۹ ۔

؎۴ النشر ص ۱۵۶

امام حفص قرأت کے امام ثقہ ثبت اور ضابط تھے البتہ حدیث میں یہ حال نہ تھا۔

امام ابو بکر خطیب فرماتے ہیں کہ متقدمین حضرات قرأت کے بارے میں حفصؒ کو شعبہؒ سے زیادہ افضل اور قوی الحافظہ سمجھتے تھے اور حفص نے جو قرأت امام عاصم سے پڑھی تھی اس کے بارے میں حفص کو ضابط اور حافظ کہتے ہیں [۱]

علامہ شاطبیؒ نے بھی انکو اعلیٰ درجہ کا ضابط اور ثقہ بتایا ہے ان کا مشہور مصرع ہے ؎

وحفص بالاتقان کان مفضلا

ترجمہ: حفص ضبط و اتقان میں ممتاز ترین ہیں۔

امام حفص کا خود بیان ہے کہ ضُعف کے ضمہ کے علاوہ میں نے کسی حرف میں بھی امام عاصم کوفی کی مخالفت نہیں کی، لیکن بعض ائمہ نے مثلاً عثمان الدارمی اور ابن معین وغیرہ نے ان کو غیر ثقہ بتایا ہے۔ [۲]

زہد و تقویٰ!

امام حفص بن سلیمان علم کے بلند و رفیع مرتبہ پر فائز تو تھے ہی درجہ عمل میں بھی کم نہ تھے درحقیقت وہ علم و عمل کے مجمع البحرین تھے عملی زندگی میں وہ عابد و زاہد اور صاحب تقویٰ و اعمال صالحہ تھے۔

ان کے ہم عصر و ہم درس شعبہ بن عیاش نے البتہ ان کی بے احتیاطی کا شکوہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حفصؒ نے مجھ سے کتاب لی اور واپس نہیں کی اور کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی کتابیں لیتے تھے تو اس میں ترمیم و تنسیخ کر دیتے تھے [۳]

امام حفص کے علم و فضل کی مختلف شہادتوں کے بعد اس قسم کی شکایت کو معاصرانہ رشک پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے۔

---

[۱] ملا علی قاری شرح شاطبی ص ۱۴ بحوالہ علم قرأت اور قراء سبعہ ص ۱۰۴ و تذکرہ قاریان ہند ج ۱ ص ۱۴

[۲] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۰۰۔

[۳] ایضاً ص ۴۰۱۔

موازنہ شعبہ و حفص :

امام حفص اور امام شعبہ بن عیاش دونوں نے ایک ہی سرچشمہ فیض سے استفادہ کیا تھا دونوں نے شہرت و مرجعیت حاصل کی اور دونوں کی قرأت کو حسن قبول عطا ہوا لیکن جمہور علماء نے قرأت میں امام حفصؒ ہی کو برتر مانا ہے بہتر ہوگا کہ ہم یہاں بعض ائمہ قرأت و جرح وتعدیل کے اقوال نقل کرکے دونوں کا موازنہ کر دیں۔ ابن معین کا بیان ہے کہ :

"کان حفص و ابوبکر من اعلم الناس بقرأة عاصم وکان حفص اقرأ من ابی بکر وکان کذابا وکان ابوبکر صدوقا"۔[1]

امام حفص اور ابوبکر (شعبہ) امام عاصم کوفی کی قرأت کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے ان میں بھی حفص ابوبکر سے زیادہ عالم تھے البتہ حفص دروغ گو اور ابوبکر صادق تھے۔

ایک جگہ یہ بھی اضافہ ہے کہ قرأت عاصمؒ کی اصح روایت وہ ہے جو امام حفص نے روایت کی ہے اور امام حفص قرأت عاصم کے زیادہ واقف کار تھے انھیں ضبط قرأت میں شعبہ پر فوقیت حاصل ہے۔[2]

علامہ ابن القاصح بغدادی تحریر فرماتے ہیں :

"هو حفص بن سليمان الكوفي ويكنى ابا عمرو ويعرف بحفص قرأ على عاصم قال ابن معين هو اقرأ من ابى بكر ولهذا قال الشاطبى " وبالاتقان كان مفضلا " يعنى اتقان حرف عاصم رحمه الله "۔[3]

امام حفص بن سلیمان کوفی جن کی کنیت ابو عمرو ہے اور عرف حفص ہے امام عاصم کے شاگرد ہیں پڑھا ہے ابن معین کے بیان کے مطابق یہ ابوبکر سے بڑے قاری ہیں اور اسی بنا پر ان کے بارے میں امام شاطبی کی یہ رائے ہے کہ یہ قرأت عاصم کے ضبط و اتقان میں سب سے نمایاں شخص ہیں۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۱۰۱ بحوالہ مضمون چند قراء، مولانا محمد اسحاق بھٹی ماہنامہ المعارف لاہور مارچ ۱۹۶۹ء ص ۲۷

[2] معجم الادباء ج ۴ ص ۱۱۸

[3] سراج القاری المبتدی ص ۱۵۔

حافظ ابو شامہؒ اور ملا علی قاری نے بھی کم و بیش اسی طرح کی آراء کا اظہار کیا ہے [۱]

قرأت حفصؒ:

امام حفص نے امام عاصم کوفی سے فن قرأت کے جن اصول و ضوابط کو سیکھا تھا اس کا کلی طور پر احترام کرتے تھے سوائے سورۃ الروم کے لفظ ضعف کے لیکن امام ابوبکر شعبہ کا معاملہ یکسانہ تھا قاری ابو الحسن اعظمی نے لکھا ہے کہ "شعبہ نے اصول میں حفص سے اختلاف نہیں کیا ہے اگر کہیں ہے بھی تو بہت کم نہ ہونے کے برابر ہے" [۲] لیکن علامہ ابن الجزری نے لکھا ہے کہ ابن عیاش (شعبہ) پانچ سو بیس امور میں حفص سے اختلاف رکھتے تھے [۳] امام حفص کے اصول و ضابطہ قرأت یہ ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱:- مد متصل اور مد منفصل دونوں میں توسط کرتے ہیں۔

مد متصل اور مد منفصل کی مقدار دو ڈھائی اور چار الف کے برابر ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲:- دو متحرک ہمزہ کے قریب قریب جمع ہونے کی تمام صورتوں میں بلا ادخال کے دونوں ہمزہ کی تحقیق کرتے ہیں لیکن لفظ ءَاَعْجَمِیٌّ میں دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳:- اذ کے ذال کا ظاء میں اور تد کے دال کا تاء میں اور تائے تانیث کا دال اور طاء میں اور قل، بل اور صل کے لام کا راء میں ادغام کرتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴:- صرف لفظ مجریها میں امالہ کرتے ہیں

الف کو یاء کی طرف اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنے کو امالہ کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں اگر اتنا مائل کر دیا کہ یاء اور کسرہ کا غلبہ ہو گیا تو اس کو امالہ کبریٰ کہتے ہیں اور اگر الف اور فتحہ کا غلبہ ہو گیا تو اس کو امالہ صغریٰ کہتے ہیں امالہ کی ضد فتحہ ہے۔

قاعدہ نمبر ۵:- سورہ کہف کے لفظ عِوَجًا پر اور سورہ یٰسین کے من مرقدنا پر اور سورہ قیامہ کے وقیل من پر اور سورہ مطففین کے کلا بل پر مالد سے وصل کی حالت میں سکتہ کرتے ہیں

---

[۱] ابراز المعانی ص ۲۶ و ملا علی قاری شرح شاطبی ص ۱۴۔

[۲] علم قرأت اور قراء سبعہ ص ۱۳۱

[۳] دائرہ معارف اسلامیہ لاہور ج ۸ ص ۸۲۹۔